احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار | 16۔فروری 1997ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر35 | اتوار 8شوال۔1417ھ 16تبلیغ 1376ھش 16فروری 1997ء

عبادت ایک معراج ہے جو تضرع سے بھری ہوئی دعا ہے

(بخشش) کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ موجودہ نور جو خدا تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ رہے اور زیادہ ملے اس کی تحصیل کے لئے پنجگانہ (عبادت) بھی ہے تاکہ ہر روز دل کھول کھول کر اس روشنی کو خدا تعالیٰ سے مانگ لیوے جسے بصیرت ہے وہ جانتا ہے کہ (عبادت) ایک معراج ہے اور وہ (عبادت) ہی کی تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی دعا ہے جس سے یہ امراض سے رہائی پاسکتا ہے۔ وہ لوگ بہت بے وقوف ہیں جو دوری ڈالنے والی تاریکی کا علاج نہیں کرتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فسّاق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے' وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو' تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ (-)

یہ جو مختلف ذاتیں ہیں۔ یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائیں اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کردیا کہ میرے نزدیک ذات کی کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 23)

قرآن شریف نے جس قدر تقویٰ کی راہیں بتلائیں اور ہر طرح کے انسانوں اور مختلف عقل والوں کی پرورش کرنے کے طریق سکھلائے ایک جاہل' عالم اور فلسفی کی پرورش کے راستے ہر طبقہ کے سوالات کے جواب ۔ غرضیکہ کوئی فرقہ نہ چھوڑا' جس کی اصلاح کے طریق نہ بتائے۔ یہ ایک صحیفہ قدرت تھا۔ جیسے کہ فرمایا (-) یہ وہ صحیفے ہیں جن میں کل سچائیاں ہیں۔ یہ کیسی مبارک کتاب ہے کہ اس میں سب سامان اعلیٰ درجہ تک پہنچنے کے موجود ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 25)

جو حمد سچی ہو اس سے نئی حمد پھوٹتی ہے اور بڑھتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

سوال یہ ہے کہ حمد میں برکتوں سے کیا مراد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو حمد واقعی سچی ہو اس میں سے نئی حمد پھوٹتی رہتی ہے اور وہ ہمیشہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ایک ایسا محبوب جس کی خوبیاں آپ کے ابتدائی تعارف سے زیادہ گہری ہوں جب آپ اس کے قریب جاتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں تو اس کے اندر مزید حسن پاتے ہیں۔ اس کے اندر مزید گہرائی پاتے ہیں یہاں تک کہ آپ ہر دفعہ جب اس کے حضور اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں تو پہلے سے بڑھ کر محبت لے کر لوٹتے ہیں۔ تھک کر واپس نہیں آتے۔ وہ لوگ جن کے محبوب کھوکھلے ہوں اور سطحی ہوں ان کی محبتیں بہت جلد ختم ہو جاتی ہیں۔ زیادہ لمبا عرصہ نہیں چلا کرتیں کیونکہ ان کے محبوبوں میں گہرائی نہیں پائی جاتی۔ ان کے حسن میں گہرائی نہیں پائی جاتی اس لیے وہ حمد برکت سے خالی رہتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ مضمون سمجھایا کہ تمہاری سچی حمد ہے جو برکتوں والی حمد ہو جس میں ہمیشہ نشوونما ہوتی رہے جو بڑھتی چلے اور تمہیں نئے سے نئے حمد کے مضمون سوجھتے چلے جائیں اور حقیقت یہ ہے کہ خدا کے سوا کوئی ایسا وجود

باقی صفحہ 7 پر

کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ لکھتے ہیں۔

عزیزم گروپ کیپٹن ریٹائرڈ محمود احمد باجوہ کے بیٹے عزیزم خالد محمود باجوہ صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ فائزہ چوہدری بنت چوہدری انوار احمد صاحب آف کیولری گراؤنڈ لاہور بعوض مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر نے مورخہ 7- فروری 1997ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔ نکاح کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 97-1-11 کو مکرم شریف احمد صاحب ابن بشیر احمد صاحب فیصل آباد کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت سفیر احمد مرحمت فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری نور احمد عابد صاحب کا نواسہ اور فرید احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کا بھانجا ہے۔ بچے کی والدہ عزیزہ عارفہ تبسم مکرم محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی سے عمر دراز اور بڑے ہو کر خادم دین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

○○○

سانحہ ارتحال

○ مکرم راجہ محمد یعقوب صاحب زعیم انصاراللہ حلقہ قصبہ ساہیوال ضلع سرگودھا (سابق صدر جماعت احمدیہ ساہیوال) 30- جنوری 1997ء بعمر 54 سال ہارٹ اٹیک کی وجہ سے انتقال فرماگئے۔ موصوف مکرم محمد داؤد ناصر صاحب مربی سلسلہ کے والد محترم تھے۔ اگلے دن 97-1-31 کو بعد جمعہ بیت اقصیٰ میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے جنازہ پڑھایا اور اس کے بعد تدفین قطعہ نمبر1 میں ہونے کے بعد مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

16- تبلیغ 1376 ھش 16 - فروری 1997ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ علم کے تین مدارج ہیں۔ علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کرلینا علم الیقین ہے۔ لیکن خود آنکھ سے آگ کا دیکھنا عین الیقین ہے۔ ان سے بڑھ کر درجہ حق الیقین کا ہے' یعنی آگ میں ہاتھ ڈال کر جلن اور حرقت سے یقین کرلینا کہ آگ موجود ہے۔ پس کیسا وہ شخص بد قسمت ہے جس کو تینوں میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں۔ اس آیت کے مطابق جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں وہ کورانہ تقلید میں پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہیں دکھلادیں گے۔ یہ تو وعدہ ہے۔ اور ادھر یہ دعا ہے ہمیں سیدھی راہ دکھا۔ سو انسان کو چاہئے کہ اس کو مد نظر رکھ کر عبادت میں دعا بالحاح کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جائے جو ترقی اور بصیرت حاصل کرسکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے۔ فرمایا کہ جو اس جہان میں بھی اندھا ہے وہ اس جہان میں اندھا ہے۔ جس کی منشا یہ ہے کہ اس جہان کے مشاہدے کے لئے اسی جہان سے ہم کو آنکھیں لے جانی ہیں۔ آئندہ جہان کو محسوس کرنے کے لئے حواس کی تیاری اسی جہان میں ہوگی۔ پس کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ کرے اور پورا نہ کرے"۔

حضرت صاحب کے اس ارشاد کو ہماری ساری زندگی پر لاگو ہونا چاہئے۔ ہر لمحہ اور ہر قدم پر ہمیں اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ ہم نے جو کچھ اگلی دنیا میں پانا ہے وہ ہم یہیں سے لے کر جائیں گے۔ اگر یہاں ہمیں بصیرت حاصل ہو چکی ہے تو ہم اگلی دنیا میں بھی بصیر ہوں گے۔ دیکھیں گے۔ اچھی طرح دیکھیں گے۔ جیسا کہ فرمایا ہے کہ جو اس جہان میں اندھا ہے وہ اگلے جہان میں بھی اندھا ہے۔ یعنی جو اس جہان میں بصیرت نہیں رکھتا۔ اس بات کا تعلق بصارت سے نہیں بلکہ بصیرت سے ہے یہاں بصیرت حاصل کی جائے تو اگلے جہان میں بھی ہمیں بصیرت ہی ملے گی۔ اور ایسا کرنے کے لئے جیسا حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا ہے علم کے تین مدراج میں سے کم از کم کوئی ایک درجہ تو ضرور حاصل ہونا چاہئے۔ اول تو کوشش یہ کی جائے کہ تیسرا درجہ یعنی حق الیقین حاصل ہو۔ لیکن اگر وہ نہ ہو تو عین الیقین سہی۔ اور عین الیقین بھی نہ ہو تو علم الیقین سہی۔ اور حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جس شخص کو ان میں سے کوئی درجہ بھی حاصل نہیں وہ انسان بد قسمت ہے کیونکہ اسے کسی بات کا بھی علم نہیں۔ اور علم کے ساتھ یقین کا کوئی درجہ بھی اسے حاصل نہیں۔ پس ہمیں نہ صرف علم الیقین بلکہ عین الیقین اور اس سے آگے بڑھ کر حق الیقین حاصل کرنا چاہئے اور اگلے جہان کی تیاری اس دنیا میں کی جانی چاہئے کون ہے جو اگلے جہان کو اپنے لئے بہتر نہ دیکھنا چاہتا ہو۔ لیکن اگر ہم واقعی اپنے لئے اگلے جہان کو بہتر دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس دنیا میں اپنی زندگی کو بہتر بنانا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی منشا اور اس کی رضا کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہئے اور ایسا کرتے ہوئے اس کا قرب حاصل کرنا چاہئے۔ اور ہمارے دل میں ہمیشہ یہ یقین ہونا چاہئے کہ چونکہ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا سکھلائی ہے کہ اے خدا ہمیں سیدھی راہ دکھا اور یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص اس کی راہ میں مجاہدہ کرے اسے وہ اپنی راہ دکھلاتا ہے تو اگر ہم کوشش کریں گے کہ سیدھی راہ پر چلیں اور مجاہدہ کریں تو یقیناً وہ ہمیں اپنے قرب کی راہیں دکھلائے گا اور ہمیں وہ بصیرت حاصل ہو جائے گی جو نہ صرف اس دنیا میں بلکہ اگلی دنیا میں بھی ہمارے کام آئے گی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ عالیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ "بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادے سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصے میں آکر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں اور فوجداریاں ہو جاتی ہیں۔ مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہوگا اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا۔ تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا۔ لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے۔ لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے۔ اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔ جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہوگا"

اس ارشاد کے مطابق ہمارا فرض ہے کہ اپنی نفسانیت کو چھوڑ کر خدا کے ارادوں کو پیش نظر رکھیں اور اس طرح اس یقین کے ساتھ اپنی زندگی بسر کریں کہ خدا تعالیٰ کی منشاء اور اس کی رضا کے مطابق کام کرتے ہوئے ہمارا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوگا۔ انسان غلطی اسی وقت کرتا ہے جب وہ خدا تعالیٰ کی منشاء اور اس کے ارادوں کے خلاف کرتا ہے۔ یا انہیں بھول جاتا ہے یا ارادتاً ان پر عمل نہیں کرتا اور اس طرح اس سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے۔ وہ گناہ گار بنتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ سے دور کر دیتا ہے۔ لیکن اگر ہم خدا تعالیٰ کی رضاء کے مطابق چلیں اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہر لمحہ اور ہر قدم پر سعی کریں تو جیسا اسُ نے فرمایا ہے وہ ایسے لوگوں کو اپنا ولی بنا لیتا ہے اور دنیا کی ہر ضرر رسانی سے انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ کیونکہ جب کوئی شخص انہیں ضرر پہنچانا چاہتا ہے تو خدا تعالیٰ اس ضرر کو زائل کر دیتا ہے اس کا مددگار اور معاون بن جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اگر اس کو ضرر پہنچانے کی کوشش کی تو یہ بات ایسی ہی ہوگی۔ جیسے مجھے ضرر پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جیسے مجھ سے لڑائی مول لی ہے۔ اور میں ان لوگوں کا جو میرے ولی ہیں مددگار ہوتا ہوں ان کے لئے ان لوگوں سے جو ان کی مخالفت کرتے ہیں خود لڑتا ہوں۔ یہ کتنی بڑی بات ہے۔ کہ انسان اپنی نفسانیت کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے ارادوں کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے اس کا ولی بن جائے اور خدا تعالیٰ ہر معاملہ میں اور ہر قدم پر اس کا معاون اور مددگار ہو۔

تاریخ ادیان عالم

لجنہ کالم

جنگ حنین ایک مشہور جنگ ہے جو مسلمانوں اور کفار کے درمیان ہوئی اس جنگ میں مکہ کے بعض نو مسلم اور کفار بھی شامل ہو گئے۔ انہوں نے جنگ میں شامل ہونے کے لئے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لی تھی۔ اور آپ ؐ نے اجازت دے دی۔ مگر چونکہ وہ دین سے پوری طرح واقف نہیں تھے۔ جب اسلامی لشکر نکلا تو متکبرانہ انداز میں انہوں نے آگے آگے چلنا شروع کر دیا۔ اور یہ دعوے کرنے لگ گئے کہ آج دشمن کو ہم مار ڈالیں گے۔ ہم اسے تباہ کر دیں گے۔ وہ ہمارے مقابلہ میں آئے تو سہی ہم اسے دکھائیں گے کہ جنگ کس طرح لڑی جاتی ہے۔ جس قوم کے مقابلہ کے لئے یہ اسلامی لشکر روانہ ہوا تھا۔ وہ بہت مشہور تیر انداز تھی۔ ایک پہاڑی راستے پر اس قوم نے دائیں بائیں اپنے تیر انداز چھپا کر بٹھا دئے۔ جس وقت رسول کریم ﷺ کی کچھ فوج آگے نکل گئی۔ وہ سینکڑوں تیر انداز جو درہ میں چھپے بیٹھے تھے انہوں نے ایک دم اسلامی لشکر پر تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ چونکہ درہ تنگ تھا اور حملہ بالکل اچانک تھا۔ اور آگے آگے جانے والے زیادہ تر کفار مکہ یا نو مسلم تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تیروں کی بوچھاڑ برداشت نہ کر سکے۔ اور انہوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ ان کے گھوڑوں اور اونٹوں کے بھاگنے کی وجہ سے صحابہؓ کی سواریوں نے بھی بھاگنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ ایک وقت رسول کریم ﷺ کے گرد صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ چار ہزار کا لشکر آپ ؐ کے سامنے تھا۔ دشمن دونوں طرف سے تیر برسا رہا تھا۔ اور آپ ؐ ایک تنگ درے میں صرف بارہ صحابہ کے ساتھ کھڑے تھے۔ کہ آپ ؐ کے گھوڑے کی باگ حضرت ابو بکرؓ نے پکڑ لی اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اب آگے جانا مناسب نہیں۔ جب اسلامی لشکر جمع ہو جائے گا۔ اس وقت آگے بڑھیں اس وقت آگے جانا سخت خطرناک ہے۔ رسول کریم ﷺ نے جب یہ دیکھا تو آپ ؐ نے فرمایا ابو بکرؓ میرے گھوڑے کی باگ چھوڑ دو۔ خدا کے رسول میدان جنگ سے بھاگا نہیں کرتے۔ پھر آپ ؐ نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور آپ ؐ دشمن کی طرف بڑھے۔ اس وقت آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ۔

انا النبی لا کذب
انا ابن عبدالمطلب

میں نبی ہوں جھوٹا نہیں۔ مگر تم میرے اس فعل کو دیکھ کر کہ میں اکیلا چار ہزار کے لشکر کی طرف بڑھ رہا ہوں اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا کہ میں کوئی خدائی طاقتیں اپنے اندر رکھتا ہوں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں اور تمہاری طرح ایک انسان ہی ہوں مگر خدا نے مجھ پر جو ذمہ داریاں عائد کی ہیں ان کا تقاضا ہے کہ میں اس وقت کسی خطرے کی پرواہ نہ کروں۔ اور دشمن کی طرف بڑھتا چلا جاؤں۔ پھر آپ ؐ نے حضرت عباس کو بلایا (ان کی آواز اونچی تھی) اور ان سے کہا کہ بلند آواز سے پکارو کہ اے انصار خدا کا رسول ؐ تم کو بلاتا ہے۔ اس وقت آپ ؐ نے مہاجرین کا نام نہیں لیا۔ چونکہ جن لوگوں کی وجہ سے لشکر میں بھاگڑ مچی تھی وہ مہاجرین کے رشتہ دار اور مکہ کے رہنے والے ہی تھے۔ اس طرح ایک رنگ میں آپ ؐ نے ان پر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔ جب عباسؓ نے آواز دی اور کہا کہ اے انصار خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے تو ایک انصاری کہتے ہیں ہمارے گھوڑے اس وقت اتنے بے قابو تھے اور ہمارے اونٹ اتنے ڈرے ہوئے تھے کہ ہم پورا زور لگا کر اپنے گھوڑوں کی باگیں اور اپنے اونٹوں کی نکیلیں کھینچتے اور اتنا زور لگاتے کہ ان کا منہ ان کی کمر سے آلگتا۔ مگر باوجود اس کے کہ ان کے منہ ان کی کمر سے آلگتے پھر بھی وہ اتنے ڈرے ہوئے تھے۔ کہ جب باگیں ذرا ڈھیلی ہوتیں تو وہ پھر واپس مکہ کی طرف دوڑ پڑتے۔ مگر وہی صحابی کہتے ہیں کہ جب عباسؓ کی آواز ہمارے کانوں میں آئی کہ اے انصار خدا کا رسول ﷺ تم کو بلاتا ہے تو اس وقت ہم کو یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ ہم زندہ ہیں اور اس دنیا میں بس رہے ہیں بلکہ ہمیں یوں معلوم ہوا کہ ہم سب اپنی اپنی قبروں میں پڑے ہیں حشر کا دن ہے اور اسرافیل فرشتہ ہمیں آواز دے رہا ہے۔ ہم نے اپنی اپنی تلواریں نکال لیں اور گھوڑوں اور اونٹوں کو زور سے موڑنا شروع کیا۔ جن کی سواریاں مڑ گئیں وہ سواریوں پر اور جنکی سواریاں مڑ نہ سکیں انہوں نے تلوار سے اپنی سواریوں کی گردنیں کاٹ کر پیدل لبیک یا رسول اللہ لبیک کہتے ہوئے رسول کریم ﷺ کی طرف دوڑنا شروع کیا اور تھوڑی دیر ہی میں سارا لشکر رسول کریم ﷺ کے گرد جمع ہو گیا تو دیکھو کیسا خطرے کا وقت تھا جو رسول کریم ﷺ کے سامنے آیا۔ صرف بارہ آدمی آپ ؐ کے ساتھ تھے چار ہزار کا لشکر آپ ؐ کے سامنے تھا۔ اور دونوں طرف سینکڑوں تیر انداز کھڑے تھے مگر آپ ؐ نے ذرا بھی پروانہ کی بلکہ جب کسی نے آگے بڑھنے سے روکا تو آپ ؐ نے یہی کہا کہ خدا کے رسول میدان جنگ سے بھاگا نہیں کرتے۔

غرض رسول کریم ﷺ کی زندگی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ؐ نے فصل لربک وانحر کا کامل نمونہ پیش کیا ہے اور پھر ہم صحابہؓ اور صحابیاتؓ کو دیکھتے ہیں تو ان کی قربانیاں بھی ہمیں اتنی شاندار نظر آتی ہیں کہ جن کی مثال دنیا کی کسی اور قوم میں نہیں ملتی۔

OOO

اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یاد رکھئے

حضرت امام جماعت الاول

27 مئی تا آخر 1908ء

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات سے جماعت کو سخت صدمہ اور مخالفین کی طرف سے منظم قلمی اور لسانی یورش جس کے جواب میں امام جماعت احمدیہ حضرت مولانا نور الدین صاحب نے (-) اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے "صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے" کے عنوان سے رسائل تحریر فرمائے۔

30۔ مئی حضرت صاحب کے عہد میں صدر انجمن کا پہلا اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی صدارت میں ہوا حضرت صاحب نے مال کا مستقل محکمہ قائم فرمایا۔

جون۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے قادیان میں پہلی پبلک لائبریری قائم کی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے کتابیں اور چندہ عنایت فرمایا۔

14۔ جون حضرت صاحب نے تحریک فرمائی کہ خوشنویس حضرات مرکز میں آکر رہیں تاکہ سلسلہ کے کام بروقت ہو سکیں۔

21۔ جون۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی آخری تصنیف "پیغام صلح" خواجہ کمال الدین صاحب نے پنجاب یونیورسٹی ہال میں پڑھ کر سنائی۔

جون۔ حضرت صاحب کے ارشاد پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی یادگار میں دینی مدرسہ کے قیام کی تحریک کی گئی۔

18۔ جولائی۔ حضرت صاحب کی تحریک کہ جماعت مبایعین کی مکمل فہرست تیار کی جائے تاکہ مطبوعہ لٹریچر ہر فرد تک پہنچایا جاسکے۔

جولائی۔ حضرت صاحب نے اپنی بھیرہ کی جائیداد صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کر دی۔

یکم اگست۔ واعظین سلسلہ کے تقرر کے بعد پہلے واعظ شیخ غلام احمد صاحب کی روانگی۔

17۔ ستمبر رسالہ البیان کے ایڈیٹر عبداللہ العمادی کے ایک مضمون کے جواب میں حضرت صاحب نے تفصیلی مضمون رقم فرمایا۔

ستمبر۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیش خبری کے مطابق ہندوستان اور پنجاب میں تپ کی سخت وبا اور مملکت نظام حیدر آباد میں ہولناک سیلاب اور احمدیوں کی معجزانہ حفاظت۔

اکتوبر۔ مقدس مہینہ میں بیت المبارک میں اعتکاف اور روزانہ 3' 3 پاروں کا درس کلام الٰہی۔

دسمبر۔ حضرت صاحب کے دور کے پہلے جلسہ سالانہ میں 3 ہزار احمدیوں کی شرکت' جلسہ پر حضرت صاحب کی دو تقاریر جو روحانی علوم کے عنوان سے شائع ہوئیں۔

اسی سال حضرت صاحب نے قادیان میں ڈسپنسری کے ساتھ وسیع ہال تعمیر کرنے کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی۔

منکرین نظام امامت احمدیہ کی کوششوں کا آغاز اور امام جماعت کے خلاف ناروا حربے۔

1909ء 21۔ جنوری حضرت صاحب نے یتامیٰ' مساکین اور طلباء کی امداد کی تحریک فرمائی۔

31۔ جنوری منکرین امامت کے اٹھائے ہوئے فتنہ کہ انجمن امام پر حاکم ہے۔ کے متعلق حضرت صاحب نے مجلس مشاورت طلب کی۔ 250 نمائندے شریک ہوئے۔ حضرت صاحب نے جلالی تقریر فرمائی۔ اور مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کی دوبارہ بیعت لی۔

فروری اشاعت درس کلام الٰہی۔

یکم مارچ۔ مدرسہ احمدیہ کی مستقل درسگاہ کی حیثیت سے بنیاد رکھی گئی۔

25۔ اپریل حضرت صاحب کی صدارت میں صدر انجمن احمدیہ نے پنجاب میں اردو کو تعلیمی زبان بنانے کے لئے قرارداد پاس کی۔

یکم جون۔ مولوی محمد علی صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کے تحت انگریزی ترجمہ کلام الٰہی کا کام شروع کیا۔ مگر بعد میں اپنی ملکیت قرار دے کر شائع کیا۔

16۔ عید کے روز منصب امامت کے حق میں حضرت صاحب کی زبردست تقریر۔

اکتوبر۔ حضرت صاحب کے عہد امامت میں نیا اخبار "نور" جاری ہوا۔

15۔ نومبر ولادت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (بعد میں جماعت کے تیسرے امام بنے)۔

اسی سال حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے انجمن ارشاد قائم کی نیز ہندوؤں اور سکھوں میں دعوت الی اللہ کی غرض سے مادہ سنگت کے نام سے ایک انجمن قائم ہوئی۔ جس نے گورمکھی میں ہزاروں پمفلٹ شائع کئے۔

حضرت صاحب نے بورڈنگ مدرسہ تعلیم الاسلام کی تعمیر کے لئے تیس ہزار روپیہ کی اپیل کی۔

1910ء 7۔ جنوری حضرت میر قاسم علی صاحب نے دہلی سے اخبار "الحق" جاری کیا۔

21۔ جنوری۔ (-) میں احمدی مستورات نے پہلی بار شرکت کی۔

فروری حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف لجۃ النور پہلی دفعہ شائع ہوئی۔

فروری حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے درس کلام الٰہی دینا شروع کیا۔

5۔ مارچ حضرت صاحب نے دار العلوم میں بیت نور کا سنگ بنیاد رکھ کر محلہ کی آبادی کا آغاز کیا۔

11۔ مارچ بیت اقصیٰ کی توسیع کے لئے اجتماعی وقار عمل میں حضرت صاحب کی شرکت۔

25۔ مارچ خطبہ (-) میں پہلی بار آواز آگے پہنچانے کے لئے آدمی مقرر کئے گئے۔

25۔ تا 27۔ مارچ دسمبر 1909ء کا موخر جلسہ منعقد ہوا۔

27۔ مارچ راجپوتوں میں دعوت الی اللہ کے لئے انجمن راجپوتان ہند کا قیام۔

مارچ۔ حضرت صاحب نے "الانذار" کے نام سے اعلان شائع کر کے زلازل سے خبردار

باقی صفحہ 4 پر

خلافت لائبریری ربوہ

ملک رفیق احمد

پہاڑوں کے دامن میں ایک معروف بستی

ربوہ

ربوہ کے معنے اونچی جگہ کے ہیں۔ یہ شہر اردگرد کے علاقہ کی نسبت بہت ہی اونچی جگہ پر ہے۔ جس کے شمال میں پہاڑیوں کا ایک لمبا سلسلہ ہے جو ٹھوس پتھر کے پہاڑ ہیں۔ ڈائیوو کمپنی جس نے لاہور اور اسلام آباد کے درمیان موٹروے بنانے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے وہ اس سڑک کے لئے پتھر کی ضروریات ربوہ کے ان پہاڑوں سے پوری کر رہی ہے جس کی وجہ سے یہ نظر آتا ہے کہ بہت جلد ان پہاڑوں میں سے اکثر حصہ صاف کر دیا جائے گا۔ دریائے چناب مشرق کی طرف ہے اور طغیانی کے وقت اس کا پانی سیلاب کی شکل اختیار کرلیتا ہے اور ان شمالی پہاڑیوں کے گرد چکر کاٹ کر ربوہ کے اونچے حصہ سے دور رہتے ہوئے فیکٹری ایریا کے پاس سے گزرتے ہوئے ڈاور اور دوسرے ملحقہ علاقوں سے گزرتا ہوا دوبارہ دریائے چناب میں جا گرتا ہے۔ اس علاقہ میں سیلاب کی وجہ شاید یہ ہے کہ پرانے اور نئے تعمیر ہونے والے پلوں کے ستونوں کے درمیان ریت کی سطح ہر سال بلند سے بلند تر ہوتی جا رہی ہے اور بعض اوقات تو یہ ریت پل کی سطح کے بالکل قریب پہنچی ہوئی نظر آتی ہے۔ اب ریت نکالنے والے ٹھیکیداروں پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ اپنی ضروریات کی ریت کہاں سے نکالتے ہیں لیکن اگر باقاعدہ منصوبے کے تحت دریا کے اس حصے کی ریت بلڈوزروں کے ذریعے نکال کر کناروں تک لگا دی جائے تو جو علاقہ چنیوٹ اور ربوہ کے نزدیک ہے دونوں کو سیلاب کے ریلے سے بچایا جا سکتا ہے۔

ربوہ میں پہنچنے کے لئے ریل اور بس دونوں راستے بہت ہی مفید ہیں فیصل آباد سے سرگودھا جانے والی بسیں ربوہ سے گزرتی ہیں۔ لاہور سے سرگودھا یا سرگودھا سے لاہور جانے والی بسیں ربوہ کے راستہ نہیں گزرتیں۔ ربوہ شہر سے سوزوکی سروس اڈہ سے شہر کے اندر سے گزرتی ہوئی محلہ دارالفتوح محلہ نصیر آباد محلہ طاہر آباد سے ہوتے ساہیوال (ضلع سرگودھا) جاتی ہے۔ شہر کے اندر بازار سے دارالنصر تک ٹانگہ سروس اور رکشا سروس جاری ہے جو تین روپے فی سواری وصول کرتے ہیں۔ شہر سے ٹانگے باقاعدہ یوٹیلٹی سٹور کے سامنے سے منڈی‘ ناصر آباد‘ دارالفتوح‘ نصیر آباد اور طاہر آباد کے محلوں کی طرف جاتے ہیں اور کرایہ چار روپے فی سواری ہے۔ باقی کسی اور محلہ کی طرف جانا ہو تو آپ کو علیحدہ طور پر رکشا یا ٹانگہ کرایہ پر لینا پڑے گا۔ اگر ریل کے ذریعہ ربوہ آنا ہو تو دن بھر میں جو ٹرینیں آتی ہیں ان کے نام یہ ہیں (1) پشاور کینٹ سے کراچی جانے والی ٹرین قبل از دوپہر ربوہ سے گزرتی ہے (2) سرگودھا سے لاہور جانے والی اکانومی ریل کار صبح ہی صبح ربوہ سے گزرتی ہے (3) فیصل آباد سے لالہ موسیٰ جانے والی دھماکہ نمبر2 ایکسپریس صبح 7 اور 8 بجے کے درمیان یہاں سے گزرتی ہے (4) کراچی سے پشاور کینٹ جانے والی چناب ایکسپریس شام کے قریب اس شہر سے گزرتی ہے (6) لاہور سے سرگودھا جانے والی سرگودھا ایکسپریس 7 بجے اور 8 بجے کے درمیان ربوہ پہنچتی ہے (7) شام 5 اور چھ بجے کے درمیان سپر ایکسپریس سرگودھا سے کراچی جانے کے لئے ربوہ سے گزرتی ہے (8) رات کے وقت ماڑی انڈس ٹرین جو ان دنوں ماڑی انڈس اور فیصل آباد کے درمیان چل رہی ہے وہ گیارہ بجے کے قریب پہنچتی ہے (9) رات کے وقت ہی فیصل آباد سے ماڑی انڈس جانے والی ٹرین ایک بجے کے قریب ربوہ سے گزرتی ہے (10) لالہ موسیٰ سے روانہ ہونے والی فیصل آباد ایکسپریس جسے دھماکہ نمبر2 کہتے ہیں لالہ موسیٰ سے ربوہ 5 یا 6 گھنٹے میں ڈیڑھ بجے لالہ موسیٰ سے روانہ ہو کر شام کو ربوہ پہنچا دیتی ہے۔ جھنگ کی طرف سے براستہ چنیوٹ یا براستہ لالیاں پہنچا جا سکتا ہے۔ جھنگ سے شاہین آباد بذریعہ ٹرین آنے پر شاہین آباد سے فیصل آباد جانے والی ٹرین ربوہ سے گزرے گی۔

ربوہ میں موٹے طور پر محلوں کو اگر گنا جائے تو دارالصدر‘ دارالرحمت‘ دارالیمن‘ دارالنصر‘ دارالعلوم ایسے محلے ہیں جو شرقی‘ غربی‘ شمالی‘ جنوبی اور وسطی شاخوں میں منقسم ہیں۔ باب الابواب محلہ ریلوے لائن اور سڑک کے درمیان ہے۔ دارالفضل نامی محلہ شمالی پہاڑیوں کے دامن میں ہے۔ دارالفتوح اور ناصر آباد جنوبی محلہ جات ہیں۔ دارالشکر دارالنصر کے قریب ہے دارالفتوح کے سامنے سڑک کے پار محلہ بیوت الحمد بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ ساہیوال روڈ کی طرف جاتے ہوئے نصیر آباد اور طاہر آباد کے محلے نظر آئیں گے قریب ہی کہکشاں کالونی ہے۔ ایک محلہ کو دارالبرکات کہا جاتا ہے۔

ربوہ بسوں کے اڈہ سے سٹیشن سے کسی محلہ تک جانے کے لئے ٹانگہ یا رکشا با آسانی مل سکتا ہے یہاں وہ رکشے چلتے ہیں جو موٹر سائیکلوں پر تعمیر کئے گئے ہیں اور ان میں پانچ یا چھ سواریاں بٹھائی جاتی ہیں۔ پی سی او آپ کو ٹیلیفون کرنے کے لئے مل سکتے ہیں۔ پھر محلہ میں پرائمری سکول بچوں اور بچیوں کے موجود ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے ہائی سکول بھی ہیں۔ کالج بھی دونوں کے الگ الگ ہیں۔ ڈگری کالج بھی موجود ہے۔

ربوہ کے بعض محلوں کا پانی جو زمین سے حاصل کیا جاتا ہے وہ نمکین یا کھارا ہے۔ ان تک پانی پہنچانے کے لئے ٹاؤن کمیٹی نے گولبازار میں ٹینکی بنا کر پائپوں کے ذریعہ پانی پہنچانے کی کوشش کی ہے لیکن شہر کی ضروریات کے لحاظ سے ایک اور ٹینکی بن چکی ہے لیکن قریب ترین علاقوں میں اب بھی پانی کی شدید قلت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے صابن بنانے والوں یا اس قسم کا علم رکھنے والوں سے ہماری یہ درخواست ہے کہ وہ ہمیں ایسا نسخہ بتائیں جس کے ذریعہ کچھ اس قسم کا صابن تیار کر لیا جائے جو کھارے یا نمکین پانی میں ہمارے کپڑے دھو سکے اور ہمارے بالوں میں صابن جمنے کی بجائے پانی ڈالنے سے باہر نکل جائے۔

پینے کے لئے تو چند بالٹیاں پانی مہیا ہونا آسان ہے لیکن کپڑوں کی صفائی کے لئے سپیشل قسم کے صابن کی ہی ضرورت ہے تا ہماری مشکل کا حل ہو سکے۔ اس قسم کا صابن دریافت ہونے سے بہت سے لوگوں کا بھلا ہو گا اور اگر یہ صابن بنانے کا نسخہ صدری بھی ہو تو بھی ہم سخاوت سے کام لیتے ہوئے کسی نہ کسی حکمت سے اسے افادۂ عام کی خاطر مضمون کا حصہ بنا دیں گے۔ شہر میں اکثر محلوں میں گیس پہنچ چکی ہے اور ٹیلیفون بھی پہنچے ہوئے ہیں۔ ربوہ کا ٹیلی فون کوڈ نمبر 04524 ہے۔ اڈہ سے شہر کی طرف جاتے ہوئے قریب ہی فضل عمر ہسپتال اور دائیں طرف گول بازار شروع ہو جاتا ہے اس حصہ میں میٹھے پانی کو سپلائی کرنے والی ٹینکی ہے اور اقصیٰ چوک کی طرف جاتے ہوئے سڑک کے دونوں طرف مین بازار ہے۔ یہ بازار سٹیشن کی طرف جانے والی سڑک پر بھی کچھ دور تک جاری رہتا ہے اور پھر وہ بازار ہے جو دارالرحمت غربی یا منڈی کا بازار ہے۔ دارالرحمت غربی سے ناصر آباد کی طرف جاتے ہوئے دائیں طرف محلہ چمن عباس ہے۔

ربوہ شہر کے مختلف محلوں میں پہنچنا بہت آسان ہے لیکن اس محلہ میں پہنچنے کے بعد مکان تک پہنچنے کے لئے آپ کے پاس مکمل معلومات ہونی چاہئیں۔ تحریک جدید اور صدر انجمن کے کوارٹرز کے تو نمبر ہیں اگرچہ یہ نمبر واضح طور پر اور نمایاں رنگ میں ہر کوارٹر پر اس طرح نہیں لکھے ہوئے جس طرح کہ بیوت الحمد کے کوارٹر کے نمبران کی پیشانی پر بہت ہی نمایاں رنگ میں لکھے ہوئے موجود ہیں اگر وہی طریق نمبر لکھنے کا اختیار کیا جائے تو باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے مکان تلاش کرنا بہت آسان ہو جائے گا لیکن محلہ جات میں مکان بلاکوں میں تقسیم ہیں یعنی اگر کسی مکان کا نمبر 3/60 ہے تو اس کا مطلب ہے بلاک نمبر 60 اور مکان نمبر 3 لیکن اگر ڈرامائی انداز میں 3/60 کے ساتھ 2/58 بھی نظر آ جائے تو بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے اگر گلیوں کے شروع میں اس قسم کے بورڈ لگا دیئے جائیں کہ اس گلی میں فلاں فلاں نمبر تک مکانات ہیں تو آنے والوں کی پریشانی کو کم کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی بہت بڑی نیکی ہو گی کہ ہر مکان والا اپنے مکان کا نمبر باہر نمایاں کر کے لکھ دے۔ لیکن جب تک یہ بندوبست نہیں ہوتے اس وقت تک کے لئے مکانوں تک پہنچنے کا آسان نسخہ یہ ہے کہ اس محلہ کے دوکاندار سے نام لے کر یا نمبر لے کر دریافت کریں خاص کر کریانہ کی دوکان ہو یا دودھ دہی کی لیکن اگر آپ رات کو آتے ہیں تو پھر دوکاندار تو آپ کی مدد نہ کر سکیں گے کیونکہ دوکانیں تو بند ہوں گی اس صورت میں مکانوں پر لکھے ہوئے نمبر ہی فائدہ مند ہوں گے۔ ٹیلیفون ڈائریکٹری کی طرز پر مکانوں کو تلاش کرنے کی خاطر محلہ جات کی ڈائریکٹری بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

یہ شہر پاکستان بننے کے بعد اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر کیا گیا ہے اور اس کا نقشہ بہت ہی عمدہ بنایا گیا ہے۔ سڑکیں بہت کھلی ہیں ہر محلہ میں کھیلنے کے میدان‘ سکول‘ عبادت گاہوں کی جگہ واضح رنگ میں موجود ہے۔ گرین بیلٹ بھی موجود ہیں۔ اور ان دنوں ربوہ میں درخت بکثرت نظر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ سفیدے کا درخت تو بہت تیزی سے کلر میں ہو جاتا ہے دوسرے درخت بھی بہت نظر آتے ہیں۔ آج سے پینتیس چالیس سال پہلے جامعہ میں پڑھنے کے دوران ہم جس بلڈنگ میں رہا کرتے تھے اس کی چار دیواری بھی نہ تھی۔ آجکل جہاں دارالضیافت ہے یہاں ہوسٹل کے طلباء بھی رہا کرتے تھے اور دارالضیافت خود بیت مبارک کے علاقہ میں تھا۔ اس وقت ہمیں یاد ہے کہ اس وقت کا موسم بہت ہی مختلف اور آج کی نسبت سخت تھا۔ آندھی اور تیز ہوا کے ساتھ عجیب قسم کی گرد چھا جاتی جس سے ٹرنکوں میں رکھے ہوئے کپڑے بھی گندے ہو جاتے۔ دارالبرکات کے آگے دارالعلوم والے محلے نہ ہونے کی وجہ سے ہم اپنے سبق کو حفظ کرنے یعنی رٹا لگانے کے لئے وہاں دور دور میدانوں میں گھوما کرتے تھے۔ پھر ڈگری کالج کی عمارت بھی بننا شروع ہوئی۔ ان دنوں ہمارے بہت سے بزرگ ربوہ میں موجود تھے۔ ایک دفعہ امتحان بڑا سخت ہوا اور پاس ہونے کی امید نہ تھی کہ ہم کچھ طالب علم دوڑے دوڑے حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے پاس گئے اور دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ فوری طور پر دعا کے بعد انہوں نے ہمیں پاس ہونے کی خوش خبری دی۔ عجیب دن تھے بزرگوں کی موجودگی کے لحاظ سے موسم بہار تھا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب بزرگ نہیں ہیں بزرگ تو اب بھی ہیں لیکن وہ جن کو ہم نے دیکھا اور ان کی صحبت سے فائدہ اٹھایا وہ ہماری یادداشت کا حصہ بن چکے ہیں۔ اب بھی کثرت سے ہمارے اردگرد بزرگ موجود ہیں جن کے پاس بیٹھ کر فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملتا ہے اور اگر موقعہ نہیں مل سکتا تو اس کا ہمیں افسوس رہ جاتا ہے۔ ربوہ کی زیادہ تر سڑکیں اب پکی ہو چکی ہیں اور گلیاں بھی پکا کرنے کا رخ ہوتا جا رہا ہے پرائیویٹ سکول کثرت سے نظر آنے لگے ہیں۔ الفضل اخبار یہاں سے روزانہ شائع ہوتا ہے اس کے آخری صفحہ پر خبروں کا خلاصہ بہت بہترین رنگ میں درج ہوتا ہے۔ لیکن اب تو دنیا اتنی ترقی کر چکی ہے کہ الفضل میں اخباروں میں سے خبروں کا خلاصہ نکالنے کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر کی ای میل وغیرہ کے ذریعہ وہ خبریں بھی ہم تک پہنچائی جا سکتی ہیں جو ابھی دوسرے دن کے اخباروں میں آنا ہوتی ہیں امید ہے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی اختیار کر لی جائے گی۔

ربوہ شہر تو ان دنوں احمدیہ ٹیلی ویژن پر بار بار دکھلایا جاتا ہے اس کے مختلف نظارے مختلف نظموں یا پروگراموں میں ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں لیکن ویسے آنے جانے والوں کی یہاں رونق لگی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس علاقہ میں

باقی صفحہ 7 پر

یادرفتگان

مولانا عبدالباسط شاہد

سردار مقبول احمد صاحب ذبیح

معمول کے مطابق سحری کے لئے اٹھے عبادت و مناجات کے بعد کھانا کھایا اور عام طریق کے مطابق سائیکل پر اپنے روز مرہ کے فرائض کی ادائیگی کے لئے دفتر چلے گئے۔ دفتر میں ساتھیوں سے روز مرہ کی گفتگو ہوئی۔ کسی سے بات کرتے ہوئے اسے "اللہ آپ کو جزا دے" کہا۔ کرسی کی ٹیک سے لگ کر آرام سے بیٹھ گئے اور اسی طرح آرام و سکون سے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ کوئی دوائی نہیں کوئی ڈاکٹر نہیں کوئی ہائے اوئی نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ انہیں صبح دعا کے وقت قبولیت کا خاص موقع میسر آیا ہو گا اور انہوں نے اپنے خاتمہ بالخیر کی بھی دعا ضرور کی ہو گی جو اپنا قابل رشک انجام میسر آیا۔ جنازہ اور تدفین کے وقت بزرگان سلسلہ اور احباب کی کثرت بھی میرے اس یقین کو اور تقویت پہنچاتی ہے کہ انہوں نے انجام بخیر کی ضرور دعا کی ہو گی جو قبول بھی ہو گئی۔

یہ ذکر ہے برادرم سردار مقبول احمد ذبیح کا ہے۔ ہم مدرسہ احمدیہ اور پھر جامعہ احمدیہ میں ہم جماعت تھے۔ آپ بہت ہی سادہ طبیعت کے مالک تھے سیدھی اور سچی بات کہنے میں کبھی تامل نہ کرتے۔ اسی وجہ سے بعض دفعہ یہ بھی شبہ گزرتا تھا کہ آپ جلدی سے ناراض ہو جاتے ہیں جبکہ حقیقت یہ تھی کہ یہ ان کا بات کرنے کا مخصوص انداز تھا ورنہ میں تو ان کی پرانی اور قریبی واقفیت کی بنا پر وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کسی کے خلاف بغض و کینہ یا حسد پالنے کی استعداد عطا ہی نہیں کی تھی۔

برادرم ذبیح صاحب کے ذکر سے ان کے والد بزرگوار سردار عبدالحق شاکر واقف زندگی بھی یاد آرہے ہیں۔ اگر کسی کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ وہ وقف کی روح کے مطابق واقف زندگی تھے تو شاکر صاحب کے متعلق یہ بات ضرور کہی جا سکتی ہے۔ سادہ دل سادہ طبیعت۔ سادہ صاف لباس سفید پگڑی آپ کی پہچان تھی۔ انہیں جب بھی دیکھا کسی نیکی کے کام میں مصروف دیکھا۔ دفتر میں مفوضہ کام کو بہترین طریق سے پورا کرنا دفتر کے بعد جماعتی اور رفاہی کاموں میں مصروف رہنا۔ ایک لمبے عرصہ تک گول بازار اور تحریک جدید کے کوارٹرز میں محصل کے فرائض سرانجام دیئے۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ کام بہت ہی مشکل اور محنت طلب ہوتا ہے۔ مگر شاکر صاحب نے سالہا سال یہ کام بڑی خندہ پیشانی۔ مثالی استقلال اور اخلاص سے سرانجام دیا اور انہیں گزرے لمبا عرصہ ہو چکا ہے تاہم ان کی کمی ابھی بھی محسوس ہوتی ہے۔ بزرگوارم شاکر صاحب طبعی طور پر نفاست پسند تھے اور اسی وجہ سے ان کا خط بھی بہت خوبصورت تھا اور آپ اپنی اس خوبی کو بھی خدمت دین کے لئے خوب استعمال کرتے۔ کسی نمایاں جگہ تختہ سیاہ پر یا اپنے گھر کی دیوار پر کوئی پرحکمت بات یا کسی بزرگ کا قول لکھ دیا کرتے تھے۔ بیت مبارک ربوہ میں عبادات کے اوقات کا چارٹ بہت خوبصورت انداز میں ڈیزائن کر کے لگایا اور غالباً قادیان کی دونوں مرکزی بیوت میں بھی ان کی یہ یادگاران کے لئے صدقہ جاریہ اور دعا کی محرک ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ آپ دن بھر میں عبادت اور ذکر الٰہی کے وقت ہی مسلسل کام اور خدمت سے الگ ہوتے تھے۔

برادرم ذبیح صاحب اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ ایک واقف زندگی باپ کا اپنے اکلوتے بیٹے کو بشاشت اور شرح صدر سے وقف کر دینا۔ قربانی کی ایک بہت اچھی مثال ہے۔ ذبیح صاحب کے وقف کے متعلق ان کے والد صاحب کو بذریعہ خواب تحریک ہوئی تھی اور اپنے تخلص ذبیح کی یہ وجہ ایک گونہ مسرت و خوشی سے بتایا کرتے تھے۔

برادرم ذبیح صاحب کو اپنے محلہ میں صدارت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے قائد (جسے اب مہتمم مقامی کہا جاتا ہے) کے طور پر بھی خدمات بجالاتے رہے۔ مختلف بیرونی ممالک میں دینی خدمات سرانجام دیں اس سلسلہ میں قید و بند کی صعوبت بھی خندہ پیشانی سے برداشت کی۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے برادرم ذبیح صاحب خاکسار کے ہم جماعت تھے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں ہم اکٹھے رہے اس کے بعد خدمت کے میدان میں ایک لمبا عرصہ باہم ملنے کا موقع نہ ملا۔ کم و بیش تیس سال کے بعد خاکسار نے زمبیا سے واپسی پر انہیں چارج دیا اور اس وقت کوئی ایک ماہ کے قریب ہم ایک ہی جگہ اکٹھے رہے۔ اب وہ خوب تجربہ کار اور جہاندیدہ ہو چکے تھے تاہم خاکسار اس بات سے بہت لطف اندوز ہوتا رہا کہ ماہ و سال کی گردش ان کی سادگی اور بچوں کی سی معصومیت کو ختم نہ کر سکی تھی۔ وہ اب بھی اسی طرح بھولے بھالے مگر خدمت دین کے لئے پرجوش تھے جس طرح مدرسہ احمدیہ کے زمانہ میں ہوتے تھے۔

زمبیا سے کامیاب واپسی پر انہیں نائب ناظر مال کی خدمات تفویض ہوئیں۔ اس بات سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ مقبول بھائی کی خدمات مقبول تھیں۔ ہمارے پیارے امام ان کے اخلاص و جذبہ خدمت کے بہت مداح تھے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

○○○

> ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن ہی سے اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے۔
>
> ---
>
> بچپن ہی سے ان (واقفین نو) بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل۔ آسٹریلیا

مکتوب آسٹریلیا

امریکی ادارہ CIA نے چھٹی حس کی حقیقت تسلیم کر لی لیکن یہ جاسوسی کے لئے کار آمد نہیں

اللہ تعالیٰ نے انسانی روح کو کئی قسم کے خواص سے نوازا ہے۔ انسان کی پانچ حسیں تو مشہور ہیں جن کو حواس خمسہ کہا جاتا ہے یعنی دیکھنا سننا چکھنا چھونا اور سونگھنا۔ لیکن ان کے علاوہ بھی ایک حس کبھی کبھار کام کرتی نظر آتی ہے جس کو چھٹی حس یا ماورائے ادراک حسیہ (Extra Sensory Perception) کہا جاتا ہے اور جس کا مخفف ESP اکثر استعمال ہوتا ہے جس کا مطلب ہے کہ انسان بعض دفعہ حواس خمسہ کو استعمال کئے بغیر پیغام دے سکتا ہے یا وصول کر سکتا ہے۔ ESP کا مطالعہ نفسیات کی برانچ پیراسائیکالوجی کا کام ہے لیکن اس کے وجود یا عدم وجود کے بارہ میں متضاد آراء پائی جاتی ہیں۔ ESP کی تین شاخیں ہیں ایک ٹیلی پیتھی ہے جس کے ذریعہ ایک شخص کے خیالات و جذبات دوسرا آدمی اسی وقت دور بیٹھے لاشعوری طور پر محسوس کر لیتا ہے۔ دور کہیں ایک عزیز کو کوئی صدمہ پہنچا تو اسی وقت اس طرح کے جذبات اس کے کسی پیارے کے دل میں بھی پیدا ہو گئے۔ دوسری شاخ کو Clairvoyancc کہتے ہیں۔ اس میں بعض چیزوں واقعات یا اشخاص کی موجودگی کا بغیر حواس خمسہ کی مدد کے احساس ہو جاتا ہے۔ تیسری شاخ Prccognition کہلاتی ہے جس کا مطلب ہے کہ پہلی دو شاخوں کی مدد سے آئندہ ہونے والے واقعات کا اندازہ لگانا۔ ان کے علاوہ ایک اور شاخ بھی ہے اس کو Psychokincsis کہتے ہیں۔ اس میں انسان محض اپنی ذہنی قوت کے ذریعہ مادی چیزوں پر اثر ڈالتا ہے اور اپنی قوت ارادی سے دیا سلائی وغیرہ کسی چیز کو نیچے گرا دیتا ہے (لیکن ان چیزوں کا نیکی و تقوی اور روحانیت سے کوئی تعلق نہیں)

جن دنوں امریکہ اور روس کی سرد جنگ جاری تھی تو سی آئی اے کو احساس ہوا کہ ہم شاید ESP کے استعمال میں روس سے پیچھے رہ گئے ہیں تو بقول پروفیسر JESSICA UTTS سی آئی اے نے کچھ ایسے آدمی بھرتی کئے جو اس علم کے شناسا ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔ MS UTTS کیلیفونیا یونیورسٹی کی پروفیسر ہیں وہ بھی اس تحقیق میں شامل تھیں اس گروپ کے سپرد یہ کام کیا گیا کہ وہ اس علم کی مدد سے روس کے ایک سو سیاسی و فوجی نشانوں کا پتہ لگائیں ان میں وہ 52 امریکی یرغمالی بھی شامل تھے جو ایران میں 1979ء میں 444 دن تک محصور رہے۔ اس کے علاوہ ان کو روسی اور امریکی ہوائی جہازوں اور پانی کی تہہ میں آبدوزوں سے رابطہ کا فرض بھی سونپا گیا تھا۔ پروفیسر صاحبہ نے کہا کہ انہوں نے ان سب کوششوں کا بغور مطالعہ کیا ہے اور ان دستاویزات کے معائنہ کے بعد وہ کہہ سکتی ہیں کہ ایسے حتمی شواہد ملے ہیں جن سے یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ESP (یعنی چھٹی حس) ایک حقیقت ہے اور یہ علم ایسا ہی ہے جیسے دوسرے سائنسی علوم۔

دوسری طرف امریکی SENATE APPROPRIATION COMMITTEE نے بھی اس طرح کی تحقیق ایک ادارہ کے سپرد کی تھی ان کا کہنا ہے کہ اگرچہ انہوں نے نہایت اہم شواہد ESP کے حق میں دیکھے ہیں لیکن یہ ایسے نہیں کہ ان کے ذریعہ کوئی قابل اعتماد راز نیشنل سیکورٹی کے مقصد کے لئے حاصل کئے جا سکیں بس لیبارٹری کی حد تک ہی یہ تجربات کچھ کامیاب کہے جا سکتے ہیں

(خبر ماخوذ ہیرلڈ و ABC TV پروگرام)

آسٹریلیا کی طرف سے دنیا کو فلو کے علاج کا تحفہ

عام زکام تو الرجی یا جراثیم وغیرہ سے لگتا ہے لیکن انفلوئنزا جسے مختصراً فلو کہا جاتا ہے ایک ایسے وائرس کی انفیکشن سے ہوتا ہے جو جلدی جلدی اپنی ہیئت بدل لیتا ہے (MUTATE) جسکی وجہ سے اس پر کوئی دوا کارگر نہیں ہوتی۔ جسم کا قدرتی مدافعتی نظام ہی وائرس کا مقابلہ کرتا ہے جو اپنی عمر پوری کر کے ختم ہوتا ہے اس لئے جب دوا سے زکام کو آرام نہ آئے تو کہتے تھے فلو ہو گیا ہے۔ ایک زمانہ میں یوں بھی زکام کو فلو کہنا فیشن ہوا کرتا تھا اور غریبوں کو زکام اور امیروں کو فلو ہوا کرتا تھا۔ یہ تو خیر ایک جملہ معترضہ تھا۔ واقعہ یوں ہے کہ 1970ء کی دہائی کے آخر میں ڈاکٹر لیور LAVER نے معلوم کیا کہ فلو کے وائرس کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جو متغیر نہیں ہوتا چنانچہ وائرس کا پروٹین کرسٹل کی شکل میں اکٹھا کیا گیا۔ 1982ء میں ڈاکٹر کولمین نے اس مالیکیول کو کروڑوں گنا بڑا کیا تاکہ دوا اس جگہ پہنچائی جائے جو تبدیل نہیں ہوتی چنانچہ وہ جگہ اور دوا دریافت کر لی گئی لیکن یہ دوا وائرس کو ختم نہیں کرے گی بلکہ اس کی افزائش کو آہستہ کر دے گی اور اس طرح جسم کا مدافعتی نظام آسانی سے وائرس کو ختم کر سکے گا۔

یہ دوا جو فلو کے خلاف 95% مؤثر سمجھی جاتی ہے تین سال تک گلیکسو ویلکم کے ذریعہ مارکیٹ میں آجائے گی۔

○○○

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

فلسطینی عورتوں کی رہائی

اسرائیل بالاخران 30 فلسطینی عورتوں کو رہا کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے جن کو ایک لمبے عرصے سے قید میں رکھا گیا تھا۔ ان عورتوں پر سنگین قسم کے الزامات تھے جن میں قتل بھی شامل تھے۔ ان عورتوں کی رہائی 1995ء میں طے پا جانے والے معاہدے کے تحت عمل میں آئی ہے اگرچہ معاہدہ طے پا جانے کے باوجود بھی ان کی رہائی کو دو سال لگ گئے۔ ان میں سے ایک عورت کو 1988ء میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کو گرفتار کرنے کے بعد اس کے گھر کو مسمار کر دیا گیا۔ اس پر الزام تھا کہ اس نے ایک یہودی آباد کار کو ہلاک کر دیا تھا۔ فلسطینی علاقوں میں بڑی تعداد میں یہودیوں کو آباد کیا جا چکا ہے جن کو یہودی آباد کار کہتے ہیں۔ فلسطینیوں کے خیال میں یہ لوگ ان کی زمینوں پر زبردستی قبضہ کر رہے ہیں۔ اس لئے ان کے خلاف آئے دن فلسطینیوں کا رد عمل نفرت کی صورت میں ظاہر ہوتا رہتا ہے۔

اسی طرح سے ایک اور عورت کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا تھا کہ وہ ہیلی کاپٹر کے ایک حادثے کی ذمہ دار تھی۔

اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو نے کہا ہے کہ ہم اس معاہدے پر عمل درآمد چاہتے ہیں۔ مگر اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ دوسری طرف سے بھی ایسے ہی اقدامات بطور رد عمل ظاہر ہوں۔

اب جب یہ خواتین جو کئی سالوں سے قید میں رہا ہو کر اپنے وطن واپس آئیں گی تو ان کو ایک نیا ملک دیکھنے کو ملے گا۔ جب یہ عورتیں گرفتار ہوئیں تو فلسطینی علاقے اسرائیل کے زیر کنٹرول ایک مقبوضہ علاقہ تھا۔ مگر اب اس علاقے میں فلسطینی خود مختار اتھارٹی کا کنٹرول ہے۔

OOO

بوفورس سکینڈل

بھارت کے آں جہانی وزیر اعظم راجیو گاندھی کو 1989ء کے انتخابات میں جن وجوہات سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا ان میں سے ایک اہم وجہ ان کے خلاف سویڈن سے خریدی جانے والی بوفورس توپوں کا سکینڈل تھا۔ ان پر الزام تھا کہ انہوں نے ان توپوں کے سودے میں کمیشن وصول کیا ہے۔

راجیو گاندھی کی ہلاکت اور اس کے بعد 5 سال تک کانگرس کی حکومت رہنے کے بعد اب جبکہ ایک دوسری حکومت کو اقتدار سنبھالے بھی سال بھر ہونے کو آ رہا ہے تو بوفورس سکینڈل ایک بار پھر سامنے آگیا ہے۔

ایک اطالوی بزنس مین پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ وہ بوفورس سکینڈل میں درمیانی آدمی کے طور پر کام کر رہا تھا اس شخص کا کہنا ہے کہ وہ راجیو گاندھی اور ان کی فیملی کا دوست تھا۔ یعنی راجیو کی بیوہ سونیا گاندھی کا بھی۔ اس انکشاف کے بعد بوفورس سکینڈل کا راجیو گاندھی سے رابطہ زیادہ واضح ہو گیا ہے۔ اب لوگوں کو انتظار ہے کہ کیا اس سکینڈل کے بعض اور کرداروں کی نقاب کشائی بھی ہو گی یا نہیں۔ اطالوی بزنس مین کا نام 500 صفحات پر مشتمل اس بینک ڈاکومنٹ سے معلوم ہوا ہے جو سویڈن کی حکومت کے بینکوں کی طرف سے جاری کی گئی ہے۔

یہ انکشاف بلا شبہ بھارت کی سابق حکمران جماعت کانگرس کے لئے ایک بڑا دھچکا ہے اور اس سے کانگرس کی مقبولیت مزید مشکلات کا شکار ہو گئی ہے۔ کانگرسی حلقے یہ الزامات عائد کر رہے ہیں کہ اس سکینڈل کو دوبارہ اچھالے جانے کی ذمہ داری وزیر اعظم دیوی گاوڑا کی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اگر یہ اختلافات بڑھ گئے تو کانگرس گاوڑا حکومت کی حمایت سے دستبردار ہو سکتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہو گا کہ 14 جماعتی یونائیٹڈ فرنٹ کی حکومت ختم ہو جائے گی۔

OOO

روانڈا میں قانونی کارروائی

روانڈا میں گزشتہ 3 سال کے عرصے میں 5 لاکھ افراد ہوتو اور تتسی قبائل کی باہمی جنگ میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ہزاروں وہ ہیں جو جیلوں میں قید ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں اکثریت اگرچہ ہوتو قبیلے کے افراد کی ہے تاہم اس میں ایک بڑی تعداد تتسی قبیلے کے لوگوں کی بھی شامل ہے۔

اب روانڈا کی حکومت اس قتل عام کے ذمہ دار لوگوں پر مقدمے چلا رہی ہے۔ مگر قانون کا عمل بہت دھیما ہے جبکہ عام لوگ ان مقدمات کی تیزی سے سماعت اور ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے متمنی ہیں۔ 3 سابق سکول ٹیچرز ان لوگوں میں شامل ہیں جن پر الزام ہے کہ انہوں نے اس قتل عام کی منصوبہ بندی کی اور اس پر عمل کروایا۔ ان لوگوں کے خلاف مقدمہ کی کارروائی ریڈیو پر لائیو نشر کی جا رہی ہے۔

OOO

روس کی فوج کی مشکلات

روس کے صدر بورس یلسن نے وزیر اعظم چرنومردین کو مقرر کیا ہے کہ وہ روس کی افواج کی بے چینی کا جائزہ لیں۔ یاد رہے کہ گزشتہ دنوں ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ روس کی فوج پیشہ وارانہ فرائض کی انجام دہی میں نااہل ہو چکی ہے۔ روس کی فوج کے پاس چونکہ بڑی تعداد میں ایٹمی اسلحہ بھی ہے اس لئے روس کی فوج کی بے چینی اور مسائل کا تعلق دنیا کے امن سے بھی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ فوجیوں کو وقت پر تنخواہ بھی نہیں ملتی اور صورت حال سنگین ہو چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روس کے صدر نے یہ معاملہ صرف وزیر دفاع کے سپرد نہیں رہنے دیا بلکہ وزیر اعظم کو اس میں دخل دینے کو کہا ہے۔

OOO

امریکہ کی معافی

دنیا کی واحد سپر طاقت امریکہ نے ایشیا کی صنعتی سپر پاور جاپان سے تابکاری گولیوں کے معاملے پر معافی مانگ لی ہے جاپان نے امریکہ کو اس معاملے میں معاف کر دیا ہے۔ لیکن اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ نے اس اہم معاملے کی خبر جاپان کو دینے میں اس قدر تاخیر کی ہے۔

امریکی فوجیوں نے ایک برس پہلے اوکی ناوا جزیرے کے قریب فوجی مشقوں کے دوران غلطی سے 1500 تابکار گولیاں داغ دی تھیں۔

بی بی سی کے مطابق امریکیوں کا کہنا ہے کہ ماہرین کی ایک ٹیم بعد میں یورینیم کی گولیوں سے پیدا شدہ تابکاری کو صاف کرنے کے لئے بھیجی گئی۔ اس کی رپورٹ کے مطابق وہاں پر انسانی صحت یا ماحولیات کے لئے کوئی نقصان دہ صورت حال پیدا نہیں ہوئی۔

OOO

عراق سے 50-ارب مارک ہرجانہ کی طلبی

دنیا کے نو ممالک نے عراق سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ خلیج کی جنگ کے دوران ماحول پر پڑنے والے نقصانات کی تلافی کے لئے انہیں 50-ارب مارک کی رقم ادا کرے۔ اقوام متحدہ کے ذرائع کے مطابق کویت' امریکہ' سعودی عرب' ایران' برطانیہ' آسٹریلیا' جرمنی' ہالینڈ اور ترکی نے ہرجانے کی رقم کی ادائیگی کے لئے عراق کو باقاعدہ نوٹس بھجوا دیا ہے۔ کویت کی جانب سے مطالبہ کردہ رقم 85 ارب مارک ہے جبکہ امریکہ کی جانب سے مطالبہ کردہ رقم 13- ارب مارک ہے۔

خلیج کی جنگ 1991ء میں لڑی گئی۔ امریکہ کے ساتھ اس کے 30 سے زائد اتحادیوں کی فوجیں عراق پر چڑھ دوڑی تھیں۔ چند دن جاری رہنے والی اس لڑائی میں عراق کو شدید نقصان اٹھانا پڑا۔ اقوام متحدہ نے اس پر اقتصادی پابندیاں عائد کر دیں۔ جن سے ایک تباہ حال جنگ میں شکست خوردہ ملک کی معیشت تباہ و برباد ہو کر رہ گئی۔ اب عراق کو کہا جا رہا ہے کہ وہ 20 ارب مارک ہرجانہ بھی ادا کرے۔ یہ رقم ادا ہونا تو ایک طرف رہا عراق کے پاس تو اپنے عوام کو کھلانے کے لئے روٹی اور دوائیں بھی پوری طرح دستیاب نہیں۔

OOO

امریکہ میں بچوں کا قتل اور خودکشی

دنیا کے جدید ترین' طاقتور ترین ملک یعنی امریکہ کے بارے میں ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق امریکہ میں کم عمر بچوں کے قتل' خودکشی اور گولی لگنے سے ہلاکت کی شرح دنیا کے تمام دیگر صنعتی ممالک سے زیادہ ہے۔ خودکشی کے واقعات دوسرے صنعتی ممالک سے دوگنا زیادہ ہیں۔ اور گولی لگنے سے بچوں کی ہلاکت کی شرح دوسرے صنعتی ممالک سے 12 گنا زیادہ ہے۔

OOO

کابل میں ٹیلی ویژن نشریات

کابل کی حکمران جماعت طالبان نے اعلان کیا ہے کہ وہ جلد ہی ٹیلی ویژن نشریات بحال کر دیں گے۔ لیکن حکومت کابل نے بتایا ہے کہ ٹیلی ویژن سے صرف ایسے پروگرام دکھائے جائیں گے جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں گے۔ یہ بات کابل میں ایک سرکاری افسر نے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ہم جلد ہی ٹیلی ویژن نشریات کا آغاز کریں گے۔ اس میں ایسی فیچر فلمیں اور پروگرام دکھائے جائیں گے جو اسلامی تعلیمات کے منافی نہ ہوں۔

سرکاری اہلکار نے کہا کہ ہم ٹی وی کے مخالف نہیں۔ ہم تو برے پروگراموں کے مخالف ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

فرمایا۔

19- اپریل حضرت صاحب کے چوتھے فرزند میاں عبد المنان عمر صاحب پیدا ہوئے۔

23- اپریل بیت النور میں عصر پڑھا کر افتتاح فرمایا۔

مئی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے نوجوانوں کے لئے تربیتی کلاس جاری فرمائی۔

جون آپ کی صاحبزادی امتہ الحی کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔

24- جولائی منصب امامت سنبھالنے کے بعد حضرت صاحب نے پہلا سفر ملتان کی طرف اختیار فرمایا جو ایک طبی شہادت کے سلسلہ میں تھا۔ آپ نے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا۔

27- جولائی ملتان میں انجمن اسلامیہ کے ہال میں ڈیڑھ گھنٹہ کا خطاب۔

ستمبر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک پیش خبری "ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت" پوری ہوئی۔

اکتوبر یو پی میں مربیان احمدیت کے کامیاب دورے۔

18- نومبر حضرت صاحب گھوڑے سے گر گئے اور سخت چوٹیں آئیں۔

29- نومبر جماعت کے نام ایک پردرد پیغام۔

2- دسمبر حضرت صاحب نے اپنی جگہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو صدر انجمن احمدیہ کا میر مجلس مقرر فرمایا۔

25- تا 27- دسمبر جلسہ سالانہ۔ حضرت صاحب کے تین پر معارف خطاب۔

اس سال حضرتِ صاحب نے مولانا غلام

رسول صاحب راجیکی کو جماعت لاہور کا مربی مقرر فرمایا۔

حضرت صاحب نے بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کی بنیاد رکھی۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

جو ربوہ کی آبادی سے قبل جنگل و سنسان تھا آج ایک جدید سہولتوں کو حاصل کرتا ہوا شہر نظر آتا ہے۔ گو ربوہ میں جو رہنے والے ہیں وہ خود کو کسی نہ کسی اور علاقے کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ دوسرے علاقوں کی نسبت خود کو ربوہ شہر کی طرف منسوب کرنا اپنے آپ کو زیادہ متعارف کرتا ہے۔ ربوہ اور چنیوٹ کے درمیان دریائے چناب پر وہ پل جو کہ انگریزوں کے زمانہ میں بنایا گیا تھا اور اس کے نیچے کے حصے سے ریل گاڑی اور اوپر کی منزل سے بسیں گزرتی ہیں اب چونکہ وہ بوڑھا ہو چکا ہے اس لئے اس کے قریب ہی اب نیا پل بنایا جا رہا ہے اور یہ پل پہلے پل کی نسبت زیادہ لمبا ہے کیونکہ ربوہ کے اندر داخل ہونے کے بعد ریلوے لائن کراس کرنے کے لئے اور پہلے پل کی پکی سڑک عبور کرنے کے لئے اس پل کی لمبائی خاصی لمبی ہو گئی ہے اور اب یہ پل مکمل ہونے کے بعد بسیں بجائے دریا کے قریب محصول چونگی کے پاس ہی نیچے آنے کے محلہ دارالیمن میں خاصے فاصلے کے بعد زمین کی اس سڑک پر آئیں گی جو پہلے پل کی طرف جانے والی سرگودھا سے آنے والی پکی سڑک ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 1

نہیں جس کی حمد ان معنوں میں برکتوں والی حمد ہو کہ اس کی برکتیں نہ ختم ہونے والی ہوں۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر جتنا آپ غور کریں گے۔ اس کی صفات پر جتنا غور کریں گے۔ اس کے ماضی کے احسانات پر جتنا غور کریں گے۔ اس کے حال کے احسانات پر جتنا غور کریں گے۔ مستقبل میں اس سے جو کچھ چاہیں گے۔ ان سب مضامین کا عرصہ بہت ہی دراز ہے اور بہت ہی وسیع ہے اور حمد جس حصے سے تعلق رکھنے والی بھی ہو گی اگر آپ سچے غور کی عادت ڈالیں اور دل ڈال کر حمد کرنے والے ہوں تو اس حصے میں وہ برکتوں والی حمد ہو گی۔

(از خطبہ 26 جولائی 1991ء)

○○○

اعلان

○ امراء کرام۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 20- فروری کے دن کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور اس سلسلہ میں اپنی کارکردگی کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم طارق محمود صاحب حال جرمنی ابن مکرم ناصر احمد چٹھہ صاحب نمبردار R-184/7 ضلع بہاولنگر کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے بچے کا نام ریحان احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی طیب علی صاحب معلم وقف جدید کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو خادم احمدیت اور باعمر سعادت مند بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 30- دسمبر 1996ء کو مکرم عبدالمصور وقار صاحب کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام عبدالسلام اسامہ تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالوہاب ساغر صاحب بوریوالہ کا پوتا اور مکرم احمد سعید اختر صاحب مظفر گڑھ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔

○○○

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد عاصم مبشر صاحب ولد محمد افضل مبشر صاحب (جو کہ حکیم غلام محمد صاحب آف گومولا R-B/169 شیخوپورہ کے پوتے تھے) مورخہ 31-1-97 کو معدے کی آنت کے اپریشن کے بعد جانبر نہ ہو سکے۔ ان کی عمر 22 سال تھی۔ موصوف 1995ء کی آل پاکستان سپورٹس ریلی میں لاہور ڈویژن کی کبڈی ٹیم کے کپتان تھے۔ اور پاکستان واپڈا کی کبڈی ٹیم کے بہترین کھلاڑی تھے۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

امداد برائے مستحق طلباء

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

اعلان داخلہ

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے پاکستان کیریئر پلیننگ (Planning) اکیڈمی (PCPA) کے تعاون سے بیچلران کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ یہ دو سالہ پروگرام ہے اور کم سے کم تعلیمی قابلیت میں انٹرمیڈیٹ (میٹھ) یا ایک سالہ ڈپلومہ کمپیوٹر Application یا 3 سالہ ڈپلومہ ایسوسی ایٹ انجینئر یا 3 سالہ ڈپلومہ کمپیوٹر سائنس میں ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم و ہینڈ بک 200 روپے کے عوض علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے علاقائی دفاتر یا یونیورسٹی سے دستیاب ہیں۔ مکمل داخلہ فارم پہنچنے کی آخری تاریخ 25 فروری 97ء ہے۔

گلشن احمد نرسری

○ تزئین ربوہ کمیٹی کے زیر انتظام گلشن احمد نرسری خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے چل رہی ہے۔ سوئمنگ پول کے قریب اور محلہ دارالبرکات میں دونوں جگہوں پر پودے دستیاب ہیں۔ اس نرسری میں ہر قسم کے پودے

سایہ دار۔ مثلاً شیشم، سرس، نیم، بکائن، سکھ چین، اپل اپل، سفیدہ وغیرہ

پھلدار۔ مثلاً آم، جامن، شہتوت، لیموں، کینو، امرود، لیچی وغیرہ

پھولدار۔ مثلاً گڑھل، گلاب، چنبیلی، رات کی رانی، موتیا وغیرہ ارزاں نرخوں پر ملتے ہیں۔ پودوں کے علاوہ ہر قسم کی بیل دیواروں اور چھتوں پر چڑھانے کے لئے دستیاب ہے۔

ان پودوں کی اصل بات یہ ہے کہ یہ ربوہ کی مٹی سے پنپ رہے ہیں جس کی وجہ سے اچھے نتائج کی توقع ہے۔

احباب کرام سے گذارش ہے کہ وہ اپنی اس نرسری سے زیادہ سے زیادہ پودے حاصل کریں اور اپنے گھروں اور سڑکوں اور ماحول کی زینت بنائیں۔ امید ہے کہ شجرکاری کے اس موسم میں احباب کرام منظم طور پر شجرکاری کی مہم کو کامیاب بنائیں گے۔

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

خبریں

ربوہ : 15 - فروری- 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ ہم نے انتہائی مجبوری کی حالت میں بین الاقوامی اداروں سے قرض لئے جس کی وجہ سے بجلی گیس اور تیل کے نرخ بڑھے لیکن اس کے ساتھ ہی ہم نے ایسے اقدامات بھی کئے ہیں کہ جن سے نئی حکومت کو بھرپور مدد ملے گی۔ ہم نے منصفانہ الیکشن کروا کر اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الزامات لگانے والوں کا ضمیر مطمئن نہیں اور ان کے کھوکھلے لہجے حقیقت کی نشان دہی کر رہے ہیں ہم نے سب کچھ عوام پر چھوڑا تھا اور ان کا فیصلہ تسلیم کرنے میں ہی بہتری ہے اور یہی اصل سچائی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم تین چار روز میں مزید اہم اقدامات کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نواز شریف حالات کی سنگینی سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ عوام میں شعور بیدار ہو چکا ہے اور اب وہ کسی قسم کی غلطی کو معاف نہیں کریں گے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کی مرکزی پارلیمانی پارٹی نے جمعہ کو اپنے اجلاس میں محمد نواز شریف کو پارلیمانی لیڈر اور وزیر اعظم نامزد کر دیا ہے پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں 140 سے زائد ارکان نے شرکت کی۔ اور نواز شریف کی قیادت پر اظہار اعتماد کیا۔ ان ارکان میں بعض آزاد ارکان بھی شامل تھے۔ اجلاس میں خصوصی دعوت پر سینیٹ میں مسلم لیگ کی پارلیمانی پارٹی کے ارکان نے بھی شمولیت کی نواز شریف کو حکومت سازی کا بھی مکمل اختیار بھی دے دیا گیا۔ یہ اجلاس جمعہ کی شام اسلام آباد میں ہوا۔

○ مسلم لیگ کے صدر میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ معیشت کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور اگلے دس سال کے دوران قومی آمدنی میں دوگنا اضافہ کرنے کے لئے مختلف شعبوں میں بڑے پیمانے پر اصلاحات کی جائیں گی۔ اور اپنا ادھورا ایجنڈا مکمل کر لیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ آئندہ وزیر اعظم وزرائے اعلیٰ اور وفاقی اور صوبائی وزرا کے صوابدیدی اختیارات مکمل طور پر ختم کر دئے جائیں گے۔ میاں محمد نواز شریف نے اپنے منتخب ارکان سے کہا کہ وہ اپنے اثاثوں کا سرعام اعلان کریں۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے مرکزی سیکرٹری جنرل اور ملک کے متوقع وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ نئی حکومت لوٹی ہوئی قومی دولت واپس لائے گی۔ احتساب آرڈی نس اور سینٹ میں موجودہ مسلم لیگ کے احتساب بل میں ہم آہنگی پیدا کر کے احتساب ایکٹ پاس کیا جائے گا۔ لیکن نواز حکومت ظالمانہ نہیں منصفانہ احتساب کرے گی۔ مہنگائی کم کی جائے گی اور ہر فیصلہ میرٹ پر کیا جائے گا۔ مہنگائی کم کرنے کے لئے قومی پیداوار بڑھائی جائے گی۔ بجلی کے معاہدوں کا دوبارہ جائزہ لیا جائے گا۔ اور بیرون ملک چھپائی گئی دولت واپس ملک میں لانے کے لئے غیر ملکی ماہرین کی مدد حاصل کی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ سیاسی جماعتوں اور بیوروکریسی میں چھپے کرپٹ افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

○ صرف لاہور میں جشن بسنت منانے کی صورت میں کروڑوں روپے ضائع کر دئے گئے۔ بسنت منانے کا سلسلہ جمعرات کی رات آٹھ بجے سے شروع ہر کر جمعہ کو تمام دن جاری رہا۔ اسلحہ کی نمائش پر پابندی کا بر سرعام مذاق اڑایا گیا۔ اندھی گولیوں اور بسنت کے سلسلے میں دیگر حادثات کے نتیجہ میں درجنوں افراد زخمی ہوئے۔ شہر میں بجلی بار بار بند ہوتی رہی۔ موافق موسم کی وجہ سے پتنگ بازی خوب زوروں پر رہی۔ سارا شہر چھتوں پر آگیا۔ اندورن اور بیرون ملک سے ہزاروں مہمان بسنت منانے کے لئے لاہور پہنچے۔ اور چھتوں پر رقص و سرود کی محفلیں عام منعقد کی گئیں۔ امریکن سنٹر لاہور کی چھت پر بھی پتنگ بازی کا ہنگامہ بپا کیا گیا۔

○ حکومت پاکستان نے وفاقی حکومت کے اہم عہدوں پر پاک فوج کے جرنیلوں کی تعیناتی کے احکام جاری کر دئے ہیں۔ لیفٹیننٹ جنرل لہراسپ خان کو وفاقی سیکرٹری دفاعی پیداوار، میجر جنرل اعجاز کو چیئرمین نیشنل فرٹیلائزر کارپوریشن (این۔ ایف۔ سی) میجر جنرل محسن علی کو چیئرمین پاکستان آٹو موبائل کارپوریشن جنرل ممتاز گل کو چیئرمین فیڈرل پبلک سروس کمیشن لگایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ لیفٹیننٹ جنرل نصیر اختر کو سفیر برائے جرمنی۔ میجر جنرل ظفر مہدی کو سفیر برائے شمالی کوریا۔ اور میجر جنرل ارشاد اللہ تارڑ کو سفیر برائے برونائی مقرر کیا گیا ہے۔

○ پاکستان کے متوقع وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ جنگ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ملک پہلے ہی 47 سال لیٹ ہو چکے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اچھے تعلقات ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر پر پیش رفت تجارت میں رکاوٹیں دور کر سکتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ دیو گوڑا ایک اچھے انسان ہیں اور میں ان کے لئے اچھا سوچتا ہوں۔ انہوں نے واضح کہا کہ اگر تجارت پہلے شروع کر دی جائے اور کشمیر کو پس پشت ڈال دیا جائے تو اس سے کئی مسائل اٹھ کھڑے ہوں گے۔

○ دفتر خارجہ پاکستان کے ترجمان نے کہا ہے کہ کشمیر پر مذاکرات سے انکار کے حوالے سے بھارتی وزیر اعظم کا بیان افسوس ناک ہے۔ اور اس بارے میں پاکستان کے موقف میں نرمی اور نئی حکومت کی طرف سے بھارت کو مذاکرات کی دعوت بعید از قیاس ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ پاک بھارت مذاکرات کا انحصار ایجنڈے میں مسئلہ کشمیر کے شامل کئے جانے پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کے حل تک بھارت سے تجارت نہ کرنے کے متعلق نواز شریف کا بیان بھارتی رد عمل کا جواب ہے۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ نے بے نظیر بھٹو کے کیس میں آئین اور قانون کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے بے نظیر کو سپریم کورٹ نے نہیں بلکہ ووٹروں نے ہرایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ مستقبل میں بھی قانون کے مطابق فیصلے کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ تاثر ختم کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان کرپٹ ترین ملکوں میں سے ایک ہے۔ انہوں نے بتایا کہ نیشنل سیکورٹی کونسل سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ یہ ہمارے فیصلے پر اثر انداز ہوئی ہے۔

○ سرکاری ذرائع کے مطابق مالی سال 98-97 میں فیصل آباد سے لاہور تک دو رویہ سڑک تعمیر کی جائے گی۔ پہلے مرحلہ میں یہ دو رویہ سڑک فیصل آباد سے شاہکوٹ تک تعمیر کی جائے گی جس پر تقریباً 150 ملین روپے کے اخراجات ہوں گے۔

○ حبیب وہاب الخیری ایڈووکیٹ نے میاں محمد نواز شریف کے مبینہ طور پر بطور وزیر اعلیٰ پنجاب راولپنڈی میں دو خواتین کو تین کمرشل پلاٹوں کا تحفہ دینے اور اختیارات کے ناجائز استعمال کے خلاف چیف احتساب کمشنر اسلام آباد کو دو احتسابی ریفرنس بھجوا دئے ہیں۔

○ وزیر اطلاعات و فروغ ذرائع ابلاغ ارشاد احمد حقانی نے کہا ہے کہ نگران حکومت نے تمام امیدواروں کو الیکشن لڑنے کے یکساں مواقع فراہم کئے ہیں۔ اور الیکشن منصفانہ ہوئے ہیں سات ہزار امیدواروں کے کاغذات نامزدگی عوامی ریکارڈ ہے۔ اس لئے بے نظیر کا میڈیا ٹرائل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنی غلطیوں کا احساس کریں۔ اور دوسروں پر الزامات لگانے سے احتراز کریں۔

○ افغانستان میں طالبان نے صوبہ کیٹنر کے ایک اہم علاقہ کو دوبارہ اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ یہ علاقہ پاکستان کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ بی۔ بی۔ سی۔ کے مطابق طالبان کے ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے اس علاقہ میں کنٹرول حاصل کر کے اسے مخالف فوجوں سے پاک کر دیا ہے۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہمارا الیکشن کا بائی کاٹ کا مقصد موجودہ طریق انتخابات کی اصلاح تھا انہوں نے مزید کہا کہ تحریک احتساب کی بدولت جماعت اسلامی کا ووٹ بینک بڑھ چکا ہے اور یہ تحریک ابھی مزید آگے بڑھے گی۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا حل بھارت اور پاکستان کو باہمی گفت و شنید سے ہی نکالنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے حل کے لئے اقوام متحدہ ضرور کردار کر سکتی ہے لیکن ذاتی فیصلہ مسلط نہیں کر سکتی۔

○ نگران وزیر دفاع شاہد حامد کو چیئرمین سینٹ بنانے کا عندیہ دیا گیا ہے شاہد حامد مسلم لیگ کے ٹکٹ پر سینیٹ کا الیکشن لڑیں گے اور پھر چیئرمین شپ کے امیدوار ہوں گے۔ جبکہ گورنر پنجاب کے لئے سابق چیف جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ کا نام بھی زیر غور ہے۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے عہدہ پر شہباز شریف کے تقرر کی منظوری صدر لغاری نے دے دی ہے۔

سیل بند جرمن ہومیوپیتھک ادویات اور مقامی پوٹینسیاں • پلاسٹک کی شیشیاں رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں • پریکٹیشنرز کیلئے خصوصی ڈسکاؤنٹ
اوقات: 9 تا 1 بجے، 4½ تا 7½ بجے
فرحت کلینک اینڈ ہومیو سٹور
نزد بیت راجیکی ربوہ

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے رابطہ: انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1۔ نک میکلوڈ روڈ۔ بالمقابل جودھامل بلڈنگ
پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون: 7231680-81، 7223264، 7353105

حبوب مفید اٹھراء قیمت: 30/-، 90/-
اکسیر اولاد نرینہ کورس قیمت: 250/-
زد جام عشق خاص قیمت: 1000/-
نواب شاہی قیمت: 500/-
سونے چاندی کی گولیاں قیمت 250/-

دوا امر ہے اور شفا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534